67897- عورت كا گھر سے باہر نكلتے وقت سرمہ لگانا

سوال

جب ميں گھر سے باہر نكلنے لگوں تو آنكھوں ميں سرمہ كيوں نہيں لگا سكتى ؟

پسنديدہ جواب

ہر مومن عورت پر واجب ہے كہ وہ غير محرم مردوں سے اپنى زينت اور بناؤ سنگھار چھپا كر ركھے؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے :

.{اور آپ مومن عورتوں كو كہہ ديجئے كہ وہ بھى اپنى نگاہيں نيچى ركھيں اور اپنى شرمگاہوں كى حفاظت كريں، اور اپنى زينت كو ظاہر نہ كريں، سوائے اسكے جو ظاہر ہے، اور اپنے گريبانوں پر اپنى اوڑھنياں ڈالے رہيں، اور اپنى آرائش كو كسى كے سامنے ظاہر نہ كريں، سوائے اپنے خاوندوں كے، يا اپنے والد كے، يا اپنے سسر كے، يا اپنے بيٹوں كے، يا اپنے خاوند كے بيٹوں كے، يا اپنے بھائيوں كے، يا اپنے بھتيجوں كے، يا اپنے بھانجوں كے، يا اپنے ميل جول كى عورتوں كے، يا غلاموں كے، يا ايسے نوكر چاكر مردوں كے جو شہوت والے نہ ہوں، يا ايسے بچوں كے جو عورتوں كے پردے كى باتوں سے مطلع نہيں، اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار كر نہ چليں كہ انكى پوشيدہ زينت معلوم ہو جائے، اے مسلمانو! تم سب كے سب اللہ كى جانب توبہ كرو، تاكہ تم نجات پا جاؤ}.النور(31).

زينت ميں سرمہ، زيور، اور ميك اپ اور بناؤ سنگھار وغيرہ سب شامل ہيں، اور آيت ميں بعل سے مراد خاوند ہے.

اور آيت كى ابتدا ميں جو فرمان بارى تعالى ہے كہ :

.{اور آپ مومن عورتوں كو كہہ ديجئے كہ وہ بھى اپنى نگاہيں نيچى ركھيں اور اپنى شرمگاہوں كى حفاظت كريں، اور اپنى زينت كو ظاہر نہ كريں، سوائے اسكے جو ظاہر ہے}.النور(31).

تو يہاں ظاہر سے مراد كپڑے، اور اوڑھنى و برقع اور دوپٹہ، ہے، يا پھر وہ جو اس كے بغير قصد و ارادہ كے ظاہر ہو جائے، مثلا ہوا چلنے كى وجہ سے كپڑا اترنا وغيرہ.

ابن كثير رحمہ اللہ كہتے ہيں :

" يعنى عورتيں كسى بھى اجنبى اور غير محرم مرد كے سامنے اپنى زينت ميں سے كچھ بھى ظاہر نہ كريں، صرف وہ جس كا چھپانا ممكن نہيں.

ابن مسعود رضى اللہ تعالى عنہ كہتے ہيں : مثلا چادر اور كپڑے.

يعنى عرب كى عورتوں كى جو عادت تھى كہ وہ سر پر اوڑھنى اور كپڑا اوڑھتى تھيں، اور جو كپڑوں كے نيچے سے ظاہر ہوتا اس ميں كوئى حرج نہيں؛ كيونكہ اس كا چھپانا ممكن نہيں، اور اس كى مثال عورتوں كے لباس ميں اس كى نيچے والى چادر كا كچھ حصہ ظاہر ہونا اور وہ جس كا چھپانا ممكن نہيں ہے " انتہى.

ديكھيں : تفسير ابن كثير (274/3).

اور بعض اہل علم نے ظاہری زینت کی تفسیر چہرہ اور ہاتھ کی ہے، لیکن یہ قول مرجوع ہے، عورت کے چہرہ کو ڈھانپنے کے وجوب بہت سارے دلائل ملتے ہیں، جو آپ کو سوال نمبر (11774) کے جواب میں ملے گی آپ اس کا مطالعہ ضرور کریں.

علامہ محمد امین شنقیطی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"میرے نزدیک دونوں مذکور اقوال میں سے زیادہ ظاہر ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قول ہے کہ : ظاہری زینت وہ ہے جس کی جانب نظر مستلزم نہ ہو کہ اجنبی عورت کے بدن سے کچھ نظر نہ آئے ہم یہ اس قول کو اظہر اس لیے کہا ہے کہ : کیونکہ سب اقوال میں محتاط قول یہی ہے، اور پھر فتنہ و خرابی کے اسباب سے بھی بہت دور ہے، یہ مردوں اور عورتوں کے دلوں کے لیے زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے.

یہ مخفی نہیں کہ عورت کا چہرہ ساری خوبصورتی و جمال کی اصل اور جڑ ہے، اور چہرہ دیکھنا سب سے زیادہ پر فتن ہے؛ جیسا کہ شریعت اسلامیہ کے قواعد اصول پر جاری اور معلوم ہے، یہ مکمل حفاظت اور کسی غلط کام میں پڑنے سے مکمل دوری ہے" انتہی.

دیکھیں : اضواء البیان (200/6).

اصل یہی ہے کہ عورت اپنا سارا اور مکمل چہرہ چھپائے اور ڈھانپے، لیکن اس کے لیے آنکھیں ننگی رکھنا مباح کیا گیا ہے، تا کہ وہ ان آنکھوں سے دیکھ سکے، لیکن شرط یہ ہے کہ سرمہ لگا ہونے کی بنا پر آنکھیں ننگی کرنے میں فتنہ و خرابی پیدا نہ ہوتی ہو، یا پھر نقاب کا سوراخ بہت زیادہ کھلا نہ کیا گیا ہو.

نقاب پہننے اور آنکھیں ننگی رکھنے کی دلیل صحیح بخاری کی درج ذیل روایت ہے.

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"احرام کی حالت میں عورت نقاب مت پہنے، اور نہ ہی دستانے پہنے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1838).

تو یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ حج اور عمرہ کے احرام والی عورت کے علاوہ عورت کے لیے نقاب پہننا جائز ہے.

ابو عبید رحمہ اللہ عرب کے ہاں نقاب کا وصف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

وہ کپڑا جس سے آنکھ ظاہر ہوتی ہو، اور عرب کے ہاں یہ الوصوصۃ اور البرقع کے نام سے معروف ہے"

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (171/17).

اس زینت کو ظاہر نہ کرنے میں حکمت یہ ہے کہ : یہ عورت کی حفاظت اور اس کی عفت و عصمت محفوظ کرنے کے لیے ہے، اور اس سے فتنہ میں پڑنے کا سد ذریعہ ہے، اور اسے غلط طریقہ پر لگانے کا طمع ختم کرنا ہے، کیونکہ بیمار دل کے مریض افراد زینت ظاہر کرنے والی عورت میں طمع کرتے ہیں، اور پردہ کرنے والی شرم و حیاء اور عفت و عصمت کی مالک عورت سے دور بھاگتے ہیں.

شریعت اسلامیہ نے مردوں کا عورتوں اور عورتوں کا مردوں سے فتنہ میں پڑنے کے تمام ذرائع بند کیے ہیں، اسی لیے نظریں نیچی رکھنے، اور بے پردگی، اور مرد و عورت کا اختلاط حرام کیا ہے، اور عورت کو خوشبو لگا کر گھر سے باہر نکلنے سے منع کیا، اور بغیر محرم کے سفر سے بھی منع کیا ہے، جو کہ شریعت کے کمال اور اتمام میں شامل ہے.

اس لیے کہ مرد فطرتی طور پر عورت سے تعلق رکھنے اور اس سے متاثر ہوتا ہے، اور اگر یہ سب دروازے بند نہ کیے جائیں تو فتنہ و خرابی پیدا ہوگی، اور فساد عام ہو جائیگا، جیسا کہ شریعت سے عاری معاشروں کی حالت کا مشاہدہ کیا گیا ہے.

مستقل کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے :

سوال :

مصر میں بہت ساری عورتیں اپنی آنکھوں میں سرمہ لگاتی ہیں، اور جب میں انہیں کہتی ہوں کہ جب زینت اور خوبصورتی کے لیے لگایا جائے تو یہ حرام ہے، تو وہ مجھے جواب دیتی ہیں، یہ سنت ہے، آیا یہ بات صحیح ہے ؟

جواب :

سرمہ لگانا مشروع ہے، لیکن عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی زینت اور بناؤ سنگھار میں سے کچھ بھی اپنے خاوند اور محرم مرد کے علاوہ کسی اور کے سامنے ظاہر کرے، چاہے وہ سرمہ ہو یا کچھ اور کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اور آپ مومن عورتوں کو کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اسکے جو ظاہر ہے، اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں، اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے، یا اپنے والد کے، یا اپنے سسر کے، یا اپنے بیٹوں کے، یا اپنے خاوند کے بیٹوں کے، یا اپنے بھائیوں کے، یا اپنے بھتیجوں کے، یا اپنے بھانجوں کے، یا اپنے میل جول کی عورتوں کے، یا غلاموں کے، یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں، یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں، اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ انکی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جانب توبہ کرو، تاکہ تم نجات پا جاؤ}۔النور(31). انتہی.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (128/17).

حاصل بحث یہ ہوا کہ :

عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنا سرمہ اجنبی مردوں کے سامنے ظاہر کرے، کیونکہ یہ اس زینت میں شامل ہوتا ہے جسے چھپانے کا حکم دیا گیا ہے، اور اگر عورت کا ایک گھر سے نکل کر دوسرے گھر جانا اس طرح ہو کہ راستے میں اسے کوئی اجنبی مرد نہ دیکھے تو پھر اس وقت آنکھوں میں سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں.

واللہ اعلم.